ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّہ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

عام قیمت پیشگی ۵ /
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

قادیان - فہ

Reg. No. L. CCLXXXVIII

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ

Reg. No. CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد برسر ایں د

۹ - شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ - جولائی سنہ ۱۳ء مطابق ۱ ساون ۷۰ء

جلد ۱۲

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم

اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ - سچے دل سے عہد اس بات کا کرے - کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے - شرک سے مجتنب رہے گا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسُول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا - اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا - چھارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہو گا - اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے - اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب ٭

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قولِ او در جانِ ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست
معجزاتِ انبیاءِ سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
یکدم دُوری ازاں عالیجناب
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
ہرچہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
منکرِ آں مستحقِ لعنت است
منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تقریر حضور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ و بعینہ

(بٹالہ - ۱۹ جون ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح نے جو تقریر بٹالہ میں کی تھی اسے اپنی یادداشت اور نوٹوں سے اپنے الفاظ میں لکھ کر ہمارے مکرم دوست ماسٹر محمد طفیل خان صاحب نے اخبار میں چھاپنے کے واسطے ہمارے پاس بھیجا ہے جسے ہم شکریہ کے ساتھ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ ماسٹر صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں: "اسے اپنے اخبار کے کسی کالم میں جگہ دیں تاکہ تمام احباب اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ اس لیکچر کا اقتباس ہے جو کہ حضور نے یہاں خدام کی استدعا پر بٹالہ میں بتاریخ ۱۹ جون ۱۹۱۲ء بوقت ۵ بجے شام کے دیا تھا"۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ - اما بعد - اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -

الم - ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ ... الیٰ ... وما ھم بمؤمنین

مسلمان ایک گروہ کا نام ہے جس طرح تمہارے ملک میں ہندو ایک گروہ کا نام ہے اسی طرح مسلمان بھی ایک گروہ ہے۔ اب اس وقت مسیحی لوگ جس طرح سے اپنے مذہب کی اشاعت کرنے میں کوشش کرتے ہیں۔ آپ بالکل یکدل اور یکسو ہو کر سوچیں کہ کیا اس سے بڑھ کر بھی اور کوئی ترکیب ہے جس ترکیب پر وہ عمل کر رہے ہیں؟ اگر آپ سوچیں اور کتنا ہی سوچیں اس سے بڑھ کر اور کوئی ترکیب نہ سوجھے گی۔ ایک میرا دوست تھا اس کو ایک دفعہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ جب وہ نواب صاحب بہادر سے ملاقات کر چکا اور اٹھنے کا وقت قریب ہوا تو نواب صاحب بہادر موصوف نے پوچھا کہ کیا آپ اردو فارسی بھی پڑھے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا حضور پڑھا ہوا ہوں۔ اس پر اس نے ایک خوش وضع اور خوش نما جلد کی اور نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپی ہوئی ایک انجیل دی اور کہا کہ اگر آپ میری محبت کی قدر کرتے ہیں تو میں اپنی محبت کے لحاظ سے آپ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ اسے ضرور [illegible] مسلمان [illegible] اور [illegible] باا ثر اور صاحب ثروت مسلمان تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے نواب صاحب بہادر موصوف کی اس بات سے کچھ فائدہ بھی اٹھایا یا نہیں؟ اس نے جواب دیا کہ اس سے میں نے صرف اتنا ہی سمجھا ہے کہ یہ لوگ نہایت کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ کچھ ہی کیوں نہ ہو اپنے مذہب کی اشاعت ضرور ہو۔ میں نے کہا کہ دیکھو یہ کتنے بڑے بادشاہ ہیں۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی حکومت سکھوں کے بادشاہ کی حکومت سے کتنی درجے بڑھ کر ہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں سرحد میں ستلج کا دوسرا کنارہ انگریزوں کا ملک علیحدہ تھا اسے نصیب ہوا کہ دہلی پر بھی حکومت کر سکے۔ نابھہ جیند وغیرہ ریاستوں پر بھی تصرف نہ تھا۔ مگر یہ شخص اتنی بڑی سلطنت کا مالک ہو کر اپنی کتاب کی اشاعت میں کس طرح لگا ہے۔ تم بھی امیر ہو باا ثر ہو۔ صاحب ثروت اور وجاہت ہو اللہ کے فضل سے تمہیں سب کچھ میسر ہے۔ پر سچ کہنا کہ کیا قرآن کریم کے لئے بھی تم نے کبھی ایسی کوشش کی ہے جیسی یہ لگ کر رہے ہیں؟

میرے عزیزو! تم جو اب یہاں بیٹھے ہو۔ ذرا انصاف سے خدا لگتی کہنا۔ یہ بچے تو کیا سمجھیں گے۔ تم میں سے جو ذرا عمر میں بڑے ہیں۔ البتہ وہ غور کر سکتے ہیں وہ خوب غور کریں اور بتائیں کہ کیا یہ جواب ہم کرتے ہیں اور کر رہے ہیں اگر ایسی ہی اور اسی جوش اور سرگرمی سے پچھلے زمانے کے بڑے بڑے آدمی بھی کوششیں کرتے تو کیا اسلام پھیل سکتا؟ کیا اس کی اشاعت یوں دنیا بھر میں ہو جاتی کیا اس کی آواز بٹالہ تک پہونچ جاتی؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ بات یہ ہے کہ وہ مہتم بالشان اور مہتم بالارادہ اشخاص نہایت ہی عظیم الشان کوششیں کرتے تھے۔ اور یہ انہی کی قابل تعریف کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام کو اب تم اپنے گھروں میں پلتے ہو۔ آج خود گھر کے لوگ اس پر ہنسی اڑاتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ اسلام دنیا میں پھیلا ہی کیوں اور کس طرح؟ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کے (جو کہ اسلام کو پیش کرتا ہے) پڑھنے سے نہ تو ملازمت ہی ملتی ہے نہ آسودگی ہوتی ہے نہ مکان عالی شان ملتے ہیں پھر اسے پڑھیں تو کیوں پڑھیں۔ ایک شخص انگریزی پڑھنے میں اس قدر محو تھا کہ وہ ہر وقت انگریزی ہی کو رٹتا رہتا۔ اگر وہ نماز کے لئے بھی اٹھتا تو قیام میں بھی انگریزی رکوع اور سجود میں بھی انگریزی۔ غرض ہر وقت اور ہر حال میں انگریزی ہی پڑھتا دکھائی دیتا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیوں تو ایسا کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ انگریزی اس وقت ہماری گورنمنٹ کی زبان ہے دفاتر کی زبان ہے اس کے پڑھنے سے ہماری بہتری ہے۔ بتائیے کہ ہمیں اور کس سے کیا مل سکتا ہے؟

ہماری یہ حالت کیوں ہوئی ہم نے اپنی یہ حالت خود بنائی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری ہمعصر قومیں ترقی کر رہی ہیں اور ہم خواب غفلت میں پڑے خرّاٹے لے رہے ہیں۔ وہی قومیں جو ذلیل تھیں اور جن کو ہم ذلت اور حقارت سے دیکھتے تھے آج وہ ہماری سردار ہیں۔ دیکھو ایک کوڑے بیچتا ہے تم اس پر ہنسی کرتے ہو۔ پھر چند دنوں کے بعد تم سب اسے شاہ جی شاہ جی کہنے لگ جاتے ہو اور اس کے سامنے اپنی ساری ضرورتیں لے جا کر اس سے روپیہ طلب کرتے ہو میں جس وقت مسلمانوں کی حالت پر غور کرتا ہوں۔ تو میرا دل لرز جاتا ہے۔ اپنے افعال اور اعمال کا خوب موازنہ کرو اور دیکھو کہ اگر دنیا کے خراب لوگ چوری کرتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں۔ زنا کرتے ہیں۔ غصب حقوق کرتے ہیں۔ جوا کھیلتے ہیں۔ قمار بازی کرتے ہیں۔ اور دیگر زمانے بھر کے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں تو کیا تم لوگ وہ ساری باتیں نہیں کرتے؟ کیا تم میں ایسے بہت سے لوگ نہیں جو نہایت قبیح افعال کے مرتکب ہوتے ہیں؟ اللہ کریم نے ہمیں ایک کتاب بخشی تھی جن بزرگوں نے اس پر عمل کیا وہ تو سر بر آوردہ ہو گئے۔ دنیا ان کا لوہا مان گئی۔ دنیا اور اس کے بادشاہوں کے لئے وہ باعث رشک ہو گئے اپنے گھروں میں ہوتے یا بادشاہوں کے درباروں میں جاتے ہر ایک جگہ ان کا رعب ہوتا اور بڑا رعب ہوتا۔ اب وہ کتاب تو موجود ہے جس سے یہ تمام برکات پیدا ہوئی تھیں جس سے یہ رعب اور یہ عزت ہم کو ملی تھی۔ مگر بات تو یہ ہے کہ اب اپنا اس پر عملدرآمد ہی نہیں رہا۔ اب تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ جب کبھی اس کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو جواب یہ ملتا ہے کہ ہم غریب ہو گئے نادار ہو گئے۔ بے سر و سامان ہو گئے اس لئے اب اتنی فرصت ہی نہیں۔ کہ اس کے درس تدریس کا سلسلہ باقاعدہ جاری رکھا جاوے دیکھو تم اپنی رسموں کے پورا کرنے کے لئے تو روپیہ کو پانی کی طرح بہا دو اور اپنے بیاہ شادی کے موقعہ پر اس قدر خرچ کر دو کہ مقروض ہو جاؤ مگر جس بات پر تمہاری ترقی تمہاری عزت، تمہاری بہبودی منحصر ہو اس کا خیال تک بھی نہ ہو۔

وہ قومیں جو کبھی تمہارے خیال میں ذلیل تھیں وہی

تم کو اب بڑی حقارت سے دیکھتی ہیں کیا تم جانتے ہو کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ تم اس عظیم الشان کتاب کی حقیقت سے بکلی بے بہرہ ہو گئے ہو یہ کتاب تمھیں بڑا بنانے کے لئے آئی تھی - بڑا بننا اب تمہارے اختیار میں ہے - صحابہ کرام رض قرآن کریم کی اتباع سے کتنے بڑے آدمی بن گئے - اس نسخہ پر اب پھر بڑی بھاری عملدرآمد کی ضرورت ہے - جو صحابہ کرام کے زیر عمل تھا - اللہ کریم فرماتا ہے یہی ایک کتاب ہے جس کی ساری کی ساری باتیں حکمت سے بھری ہوئی ہیں اسے تم شروع سے لے کر اخیر تک بڑے غور سے پڑھ جاؤ مگر تمہیں ایک بھی ایسی بات نہ ملے گی - جو ہلاکت کی راہ بتاتی ہو - جو کچھ بھی وہ بتاتی ہے تمام سکھ کی راہیں بتاتی ہے کیا اس میں کوئی ایسی بات ہے کوئی ایسا عمل ہے جس پر کاربند ہونے سے ہمارا نام ۹ نمبر یا ۱۰ نمبر کے بدمعاشوں میں لکھا جاوے - کیا کوئی ایسی راہ ہے جس پر چلنے سے ہم آتشک میں مبتلا ہو جاویں - میں بوڑھا ہوں - ۴۷ برس سے یا ۵۰ برس سے طب کرتا ہوں مینے کبھی نہیں دیکھا کہ قرآن کریم کی تعلیم اور اسپر عملدرآمد کرنے سے کوئی شخص آتشک یا ایک خاص قسم کا سوزاک ہے اس میں مبتلا ہو گیا ہو - پر کیا مسلمانوں میں اب آتشک نہیں؟ کیا کوئی مسلمان اب اس سوزاک میں مبتلا نہیں؟ کیا کوئی مسلمان جیل میں نہیں؟ پھر کیا بات ہے - قرآن کریم تو اس لئے نازل ہوا تھا کہ تم کو مسلمان اور بڑا بنا دے - سکھی بنا دے - امن چین کے رستے پر قائم کر دے - پر تم بڑے کیوں نہیں بنے؟ سکھی کیوں نہیں ہوئے - غور کرو اور خوب غور کرو کہ کیا یہ ذلت - یہ لعنت - یہ بربادی - یہ ہلاکت اس کے احکام پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے؟ نہیں ہرگز نہیں - قرآن کریم میں تو ہلاکت کی راہ ہی نہیں یہ تو ہمیں امیر - باعزت - صاحب جاہ و جلال اور بڑا بنانے کے لئے نازل ہوا تھا نہ کہ ذلت دینے اور ذلیل کرنے کو - پھر کیا وجہ ہے کہ آج درس تدریس کرنے والے اذل ترین مخلوق سمجھے گئے ہیں اسکی وجہ میں بتاتا ہوں - میں ایک طبیب ہوں - طب کا بڑا حصہ تو ڈاکٹروں کے پاس ہے - پھر اس کا بہت سا حصہ عورتوں نے لے لیا - کچھ حصہ دائیوں کے پاس ہے - کچھ حلوائیوں کے پاس - پھر کچھ حصہ کنجروں - ڈوموں اور مراسیوں نے لے لیا ہے - ہمیں بھی ایک حصہ ملا ہوا ہے اس حصے کے ذریعے سے امیر - غریب - شریف - رذیل نیک - بد - بچے - جوان - بوڑھے - غرض ہر قسم کی مخلوق سے ملاقات رہی ہے - مینے دیکھا ہے کہ اُمراء کے لئے کوئی شریعت نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم عیش و عشرت کرنے اور گلچھرے اُڑانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں ہمنے رنڈی بازی کرنی ہے اور ہمنے شراب بھی پینی ہے وہ محلہ میں مسجد کے ملاّ سے مل کر کسی عورت کا نکاح دو دو دفعہ کرا دیں چار دفعہ کرا دیویں کوئی اُن کے روبرو انہیں مطعون نہیں کرتا امیر مسجد میں جاتے ہی نہیں - انہیں سے جو نیک ہیں وہ نماز اگر پڑھتے بھی ہیں تو گھروں ہی میں کبھی کبھی پڑھ لیتے ہیں مگر مسجد میں آنے کو وہ باعث نفرت و حقارت سمجھتے ہیں امامت جو بڑا عظیم الشان کام تھا وہ اب اذل ترین کام سمجھا جاتا ہے مینے سادات سے پوچھا ہے کہ تم نے امامت کیوں چھوڑ دی - تو اب میں نے مجھے ہر دفعہ یہی بتایا ہے کہ یہ شرفا کا کام نہیں - یہ تو کمینہ قوم کے لوگوں مثلاً جولاہوں - ملانوں وغیرہ کا کام ہے - اس کو یہاں تک حقیر سمجھا گیا ہے - کہ بڑے بڑے سادات اور امیر نمازوں میں آنا عار سمجھنے لگے - اس کی وجہ یہ ہے کہ احکام کتاب اللہ پر عملدرآمد جاتا رہا جس کا ضروری نتیجہ یہ ہوا کہ عزت اقتدار سب کچھ جاتا رہا یہ تو ان کا ذکر ہے - جو کچھ زمانہ دیکھ چکے ہیں جو آگے طیار ہو رہے ہیں - ان کی حالت اللہ کے سپرد ہے کئی لاکھ لڑکے کالجوں میں پڑھتے ہیں ان کو کبھی برائے نام بھی خدا کی ذات و صفات کے متعلق فکر کرنے کا موقع نہیں ملتا - سوائے اسکے کہ اپنے لباس کا خیال ہو - اپنے کوٹ - پتلون - بوٹ کا خیال ہو یا اپنی انگریزی تعلیم کا خیال ہو - انھیں اور کوئی خیال ہی نہیں ہوتا ہزاروں ہزار مسلمان لنڈن کو جاتے ہیں - جب وہ اپنے سفر کے متعلق ذکر کرتے ہیں تو پہلے اپنی ٹھاٹھ کا ذکر کرتے ہیں اور بڑے مزے سے چٹکیاں لے کر کہا کرتے ہیں کہ ہمیں سٹیشن پر چھوڑنے کے لئے اسقدر مخلوق تھی - اس قدر تھی کہ سارا سٹیشن ہی بھرا پڑا تھا - پھر بمبئی کا ذکر کرتے ہیں - پھر آگے چل کر پورٹ سعید کا ذکر کرتے ہیں مگر مکہ شریف کا ذکر ان کی زبان پر کبھی آتا ہی نہیں - گویا مکہ شریف ان کے راستے ہی میں نہیں پڑتا کیا کبھی آپنے انکی زبانی اس پاک اور مقدس جگہ کا نام بھی سنا؟ نہیں تو پھر یہ کیوں؟ اسلئے کہ انہیں اسلام سے محبت نہیں ورنہ نہیں - وہ نام کے مسلمان ہیں قرآن کریم کی محبت کے سرد ہونے کا نقشہ قرآن کریم نے یوں کھینچا ہے فرمایا کہ جب حضور فخر کائنات اور فخر رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی قوم کو مضطرب پائیں گے - تو فرمائیں گے - یا ربّ انّ قومی اتخذوا ھذا القراٰن مھجوراً - آپ لوگوں کی یہ حالت بد انھیں کیوں دیکھنی نصیب ہوگی - اسلئے کہ آپنے قرآن کریم کو چھوڑ دیا اسکی تعلیم سے آپنے کوئی فائدہ نہ اُٹھایا -

اپنے گھر کی حالت کو دیکھو ہر ایک چیز کا وزن کرو تمہاری عورتوں کو کپڑے کی ضرورت ہے - اسلئے اسے لئے زیور وہ پہنتی ہیں پھر ظاہری بناؤ سنگار کے لئے انہیں منہ دیکھنے کے شیشے کی بھی ضرورت ہے مگر قرآن کریم سے افسوس نہیں - اس کی اتباع کی انہیں فکر نہیں - کیوں؟ اس لئے کہ وہ اپنے خاوندوں کو اپنے بیٹوں کو اور اپنے بھائیوں کو دیکھتی ہیں کہ انکو بھی عزیز و مجید کتاب سے محبت نہیں قرآن کریم جو ہمیں بڑا بنانے کے لئے - خوشحال بنانے کے لئے - بادشاہ بنانے کے لئے - باعزت اور با اثر بنانے کے لئے آیا تھا - اس کی حقارت ہوتی ہے - اگر آج قرآن کریم سنایا جاتا ہے تو صرف مُردوں کو سنایا جاتا ہے یا اُن مریضوں کو جو قریب المرگ ہو گئے ہیں - مینے ایک مُلاّں کی زبانی سنا کہ جس طاعون سے ہمیں مرزا ڈراتا ہے - وہ طاعون تو ہمارے لئے نعمت ہے مجھے تعجب ہوا کہ اس کا کیا مطلب ہے اس نے کہا کہ آپ حیران کیوں ہوتے ہیں کوئی بیمار اچھا ہو یا نہ ہو ہمیں تو اپنے مطلب سے مطلب ہے - ہم تو اپنے ختم قرآن کی پوری رقم لے ہی لیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جو لوگ قرآن کریم کو پڑھتے بھی ہیں وہ اپنے آپ کو آپ کی نظر میں قابل اعتبار بنا کر نہیں دکھا سکتے اب اگر لوگوں کو قرآن کریم کے پڑھنے اور اسپر عمل کرنے کی خواہش ہو تو کیونکر اور کس طرح پر؟ جو نمونہ وہ قرآن کریم کے پڑھنے والوں کا پاتے ہیں وہ تو ایسا ہی نہیں کہ جس پر چل کر انسان کسی قسم کی کامیابی کی امید کر سکے -

شروع شروع میں جب میں مدرس تھا - سکول میں (چار سو) لڑکا پڑھتا تھا - اُن دنوں کوئی فیس مقرر نہ تھی تھوڑے دنوں کے بعد فیس کے جاری کرنے کا جو حکم ہوا اور ہمنے فیس کے لئے عادت ڈالنی چاہی - تو صرف پندرہ آنے اُن چار سو لڑکوں سے وصول ہوئے تس پر بھی ایسی دقت کا سامنا ہوا ایسی مصیبت اُٹھانی پڑی کہ مارے کے سارے شہر کے لوگ غل مچانے لگے اور چاروں طرف سے شور اٹھا کہ لڑکے اپنے کھانے پینے کے لئے جو پیسے گھر سے لیجاتے ہیں انھیں استاد چھین لیتا ہے ایک تو

وہ وقت تھا کہ ... ہم لڑکوں سے دو [؟] بھی مشکل سے وصول ہوتے اور ایک یہ وقت ہے کہ آج اگر معمولی لڑکا بھی لیا جاتا (جو نہایت ہی کم درجہ کی اوسط ہے) تو کم از کم چار سو روپیہ کا ہو جاتا ہے اور لوگ خوشی سے بردے رہتے ہیں یہ کیوں؟ اس لئے کہ لوگوں نے مدرسہ کی تعلیم سے بڑے بڑے فائدے اٹھائے اور عمدہ عمدہ نتیجے دیکھے اب چاہتے ہیں کہ اب جاوے - مگر لوگ اپنی بہتری اسی میں دیکھتے ہیں کہ تنگ ترش رہ کر بھی اپنے بچوں کو تعلیم دلائیں اور خوب اعلےٰ تعلیم دلائیں میں نے ایک زمیندار کو دیکھا اس نے اپنی ساری زمین بیچ کر اپنے لڑکوں کو ولایت بھیجا کسی نے کہا کہ تم نے بڑی غلطی کی اس زمین کی طفیل تم نواب بنے بیٹھے تھے اُسنے کہا کہ بے شک ہے تو یونہی - مگر میں نے اسوقت اسی میں فائدہ دیکھا کہ اپنے بچوں کی خاطر زمین کو قربان کر دوں اگر ان کی قسمت میں ہے تو وہ خود اپنی لیاقت اور علم سے زیادہ کما حاصل کر لیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ لڑکے ولایت سے واپس ہوئے - تو انھوں نے اپنی لیاقت اور اللہ کریم کے فضل سے کئی کئی لاکھ بیگھ زمین پیدا کی اور اصلی معنوں میں نواب بن بیٹھے -

لوگ دنیاوی تعلیم کا نتیجہ دیکھتے ہیں اسی لئے اس کے حصول کے لئے اس قدر ہاتھ پاؤں مارتے ہیں مسجد کے ملاں دکھا نہیں سکتے کہ اسلام کیا ہے اور اس کے اصول کی پابندی سے انسان کیسا عظیم الشان انسان بن جاتا ہے اور وہ دکھائیں بھی کیا - آئے دن انھیں مقدمات رہتے ہیں جن سے انھیں فرصت ہی نہیں ملتی پھر وہ کریں تو کیا کریں بڑی مصیبت کا وقت ہے اگر کان رکھتے ہو تو سنو! اور خوب غور سے سنو کہ غیر قومیں تم کو حقارت سے دیکھتی ہیں آکی کیا وجہ ہے - سوچو - میرے ایک دوست نے منصفی کا امتحان دینا تھا میں نے اس سے کہا کہ دس برس سے کوئی مسلمان اس امتحان میں پاس نہیں ہوا اسلئے تم بھی پاس نہیں ہو سکتے - پہلے تو اس نے اس بات کو معمولی جانا مگر جب وہ پاس نہ ہوا تو پھر اُسے بڑا ہی تعجب ہوا اور کہنے لگا کہ آپ کو غیب کا علم ہے میں نے کہا کہ ممتحن ایک ہندو ہے اُسنے اپنے دل میں وعدہ کیا ہوا ہے کہ کسی مسلمان کو پاس نہ کرونگا اسلئے کوئی مسلمان پاس نہیں ہوتا جب مسلمانوں کے واویلا مچاتے سے وہ ممتحن الگ کیا گیا تو کہنے لگا کہ کیا ہوا میں اپنے فرائض کو بڑی اچھی طرح سے ادا کر چکا ہوں - آجتک میں نے ہندو منصف صاحبان کے توسط سے (جن کو میں نے پاس کیا ہے) مسلمانوں کے برخلاف کروڑوں ڈگریاں کروا ڈالی ہوں گی ؎

مسلمانوں کی یہ گت کیوں ہوئی اسلئے اور محض اس لئے کہ انھوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا - اگر میں تمہارے سامنے قرآن کریم کی ایک آیۃ پڑھ کر پوچھوں کہ اس کا کیا مطلب ہے تو مجھے خوف ہے کہ تم سے بہت ہی کم ایسے نکلیں گے جو اس کا مطلب بیان کر سکیں -

صحابہ کرام رضہ نے قرآن کریم کو پڑھا - سمجھا اس پر عملدر آمد کیا وہ صرف بادشاہ ہی نہ بنے بلکہ بادشاہ ان کے خدمت گذار بنے یہ کیوں اسلئے کہ انھوں نے اپنے عمل کو قرآن کریم کی تعلیم سے عین مطابق کر دکھایا - اب اپنی عملی حالت کا اندازہ اسطرح سے ہو سکتا ہے کہ اوّل تو تم نماز پڑھتے ہی نہیں اگر پڑھتے بھی ہو تو نہایت کسل اور بے دلی سے - ایک عورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئی اُسنے حضور کو ایک سو روپیہ دیا اس کے ساتھ ایک جوان لڑکی بھی تھی جو اس کی دختر تھی میں نے اسے کہا تم نے ایک بڑی رقم حضور کو دی اُسنے کہا کہ ہاں جی - آپ بھی دعا کریں کہ میرے ہاں اولاد ہو میں نے اس سے پوچھا کہ یہ لڑکی کس کی ہے - کہنے لگی لڑکی تو میری ہی ہے - پر میرا خیال ہے یہ میری کیا لگتی ہے دعا کریں کہ میرے گھر اولاد ہو - میرا جی چاہا کہ اسے سمجھاؤں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی ایک لڑکی تھی یہ سادات کی اتنی بڑی قوم اسی کی اولاد ہے اسلئے میں نے کہا کہ مائی! کیا تو میرے مولا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانتی ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ میں تو نہیں جانتی علم والے جانتے ہونگے اس کے اس جواب سے میں بہت حیران ہوا جو میں نے تجویز اس کے سمجھانے کے لئے سوچی تھی - وہ غلط نکلی - پھر میں نے کہا کہ تو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مطلب سمجھتی ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں - میں تو نہیں سمجھتی - پڑھے ہوئے جانتے ہوں میرا میاں شاید اسے پڑھا کرتا ہے مجھے اور بھی حیرانی ہوئی پر میں نے سوچا کہ اسے کسی نہ کسی طرح ضرور سمجھانا چاہتا اسلئے میں نے بات کو اس طرح سے چلایا میں نے کہا کہ بھلا بتلاؤ تو زمین اور آسمان کو کس نے بنایا؟ اس نے کہا کہ بنانے والے جانتے ہوں گے مجھے تو ان کے بنانے والا کبھی ملا نہیں اب میری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی اور میں نے کہا کہ بھلا اب اسے میں کس طرح سمجھاؤں الغرض مجھے ایک اور بات سوجھی اور میں نے کہا کہ اچھا مرزا کو تم نے سو روپیہ کیوں دیا - اُس نے کہا کہ میرا میاں کہتا ہے کہ وہ اچھے آدمی ہیں یہاں بھی میرے علم نے کام نہ کیا پر میں نے پوچھا کہ تم ان کو کیا سمجھتی ہو اس نے کہا کہ مجھے کیا خبر مجھے تو وہ آدمی ہی دکھائی دیتے ہیں ایک اور آدمی سے میں نے پوچھا کہ بھائی کیا تم بتا سکتے ہو کہ میں کس طرح اس عورت کو سمجھاؤں؟ یہی حالت اب مسلمانوں کی ہے ایک سو روپیہ تو نذر کا دیا - پر عقل یہاں تک کہ اتنی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ بیٹی بھی اولاد ہوا کرتی ہے - پھر میں نے اس عورت کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم نے جو کچھ کیا اچھا کیا - پر حضرت صاحب لڑکی کا لڑکا تو نہیں بنا سکتے -

تم کو اس سے زیادہ کیا نصیحت کروں کہ مسلمان بنو اور رسول کریم کی اتباع سے وہ تمام منافع حاصل کرو جو اصحاب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاصل کئے - بعض کہتے ہیں کہ ہم تو سب کچھ مانتے ہیں - قرآن کریم کو مانتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانتے ہیں - اسی لئے ہم کسی کی بیعت کرنا پسند نہیں کرتے نہ ہم کو کسی سے ارادت کی حاجت ہے ان کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ایک درخت ہو اس کی کسی شاخ کو کاٹ کر پانی میں ڈالدو - مگر وہ کسی جڑ سے وابستہ نہ ہو اگرچہ وہ شاخ پانی میں رہے گی ہر طرح سے اس کی حفاظت کا سامان مہیا ہو گا مگر وہ ہر روز خشک ہوتی رہے گی وہ ممکن نہیں کہ نشو ونما پا سکے اور پتوں اور پھل والی بن سکے ہمیں ایک ایک امام اور پیشرو کی ضرورت ہے دنیا اور اس کے کارخانے پر غور کرو - ہر گھر میں ایک با اثر شخص ہوتا ہے ہر محلہ میں ایک چودھری ہوتا ہے ہر گاؤں میں ایک نمبردار اور ایک ذیلدار ہوتا ہے ہر کمیٹی کا ایک پریزیڈنٹ ہوتا ہے اور اللہ کریم نے حکام کے اوپر حکام بنائے - فرض کرو کہ ایک شخص ایک جرم کرتا ہے اس کے جرم کرنے کے موقع پر صاحب ڈپٹی کمشنر موجود ہیں - کیا صاحب بہادر اس مجرم کو اس جرم کے ارتکاب سے روک دینگے - نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ یہی کہیں گے کہ جب مقدمہ ہمارے پاس آئے گا ہم دیکھ لینگے اسوقت ہم کچھ نہیں کر سکتے ہمارا کنسٹیبل ذمہ دار ہے اللہ تعالےٰ نے روحانیت کا سلسلہ بھی ایسا ہی بنایا - میرے آقا رسالتمآب صلعم کے ساتھ ایک بڑی مخلوق وابستہ تھی جب آپؐ کا وصال ہوا آپ کی وفات پر فوراً اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ایک سردار قائم کر دیا جس کے سامنے سب کی گردنیں جھکا دیں اور مسند خلافت پر حضرت ابوبکر صدیق رضہ کو بٹھا دیا مجھے اور لوگوں کی طرح زیادہ تقریر کرنے کی ضرورت نہیں - میں بات کو خواہ مخواہ رنگا رنگ کی مثالوں سے طول دینا نہیں چاہتا - میں نے ایک بات بتلائی ہے اور نہایت ضروری بات بتلائی ہے -

احمدی قوم آگاہ رہے

اخبار زمیندار سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پورانا دشمن ہے۔ اور اس نے ہمیشہ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر حملے کرنا اپنا فرض قرار دے رکھا ہے۔ پچھلے دنوں جب اس پر مصیبت آئی۔ تو لاہور کے احمدی احباب نے اس کی مدد کی اس امداد کا شکریہ اب وہ یوں ادا کرنا چاہتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد میں جنگ کرانے کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے پچھلے سفر لاہور میں جو تقریریں کی تھیں ان کو حسب معمول ایڈیٹر الحکم نے نوٹ کیا۔ اور ترتیب دے کر حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کو بغرض اصلاح دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے ان تقریروں کو پڑھا اور مناسب موقع اصلاح فرمائی اس کے بعد ان تقریروں کو شائع کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو تقریریں فرمائیں۔ وہ محض نصح للدین کے رنگ میں تھیں مگر ناعاقبت اندیش ان تقریروں کو اب تفرقہ قوم کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں نااہل دنیا نے خدا کی کتاب کو جو تفرقہ مٹانے کو آئی تھی اسے بھی تفرقہ کا موجب قرار دیا۔ غرض خلیفۃ المسیح کی ان تقریروں کے متعلق جو الحکم اور بدر میں شائع ہوئیں بعض ناخداترس کہتے ہیں کہ وہ تقریریں نعوذ باللہ ایڈیٹر الحکم کے دماغ کا اختراع ہے ایڈیٹر الحکم جو ایک عرصہ دراز سے اپنے امام کے کلمات شائع کرنے کا فخر رکھتا ہے اس دن سے خدا کی پناہ مانگتا ہے جب وہ امام پر افترا کرے اگر ایڈیٹر الحکم ان تقریروں میں افترا کرتا تو حضرت خلیفۃ المسیح اس کا اظہار کر دیتے پھر ایڈیٹر بدر اس کی تصریح کر دیتا لیکن تفرقہ پرداز لوگ باوجود ان کھلے کھلے واقعات پر مرغ کی وہی ایک ٹانگ پکارے جاتے ہیں ایسے لوگوں کی اطلاع اور اصلاح کے لئے میں نے حضرت خلیفۃ المسیح سے اس امر میں استصواب کیا اس کا جو جواب حضرت نے دیا وہ میرے اصل خط کے ساتھ درج ہے اس سے امید ہے کہ سعادتمند روحوں کو انشاءاللہ فائدہ پہنچے گا۔ زمیندار نے جو اپنے ذاتی واقعہ ملاقات کے متعلق لکھا ہے میں یہ جرأت سے کہتا ہوں کہ اس واقعہ کے راوی مولوی صدرالدین صاحب۔ بی اے ہیں اور انھوں نے نہ صرف مجھ سے بلکہ خانصاحب اکبر شاہ خاں صاحب اور ایڈیٹر صاحب بدر سے بھی اس واقعہ کا ذکر خود کیا اگر ایڈیٹر زمیندار اس کو صحیح نہیں سمجھتا تو وہ مولوی صدرالدین صاحب سے اسکی تردید کرا دے میں بڑے شوق سے اسکی اصلاح کر دونگا اور زمیندار میں جو فقرات حضرت کی تقریر کے متعلق دو مختلف اشاعتوں میں شائع ہوئے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب بدر جو حضرت خلیفۃ المسیح کے کاتب خطوط ہیں وہ جانتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اسکی تصدیق نہیں کی بلکہ نبی اللہ کے ظہور کے مصنف منشی ظہیرالدین صاحب نے زمیندار کے اصلی الفاظ کو کاٹ کر ایک خط لکھا جس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے جواب لکھا اس سے معلوم ہو جائے گا کہ زمیندار نے ان تقریروں کے شائع کرنے میں کس دیانت سے کام لیا ہے چنانچہ ایک اور خط میں حضرت خلیفۃ المسیح نے خود لکھا۔

ایڈیٹر زمیندار کو تم نے ایسا سچا انسان سمجھا اور اتنا دوست قرار دیا آپکو اتنی عقل بھی نہیں ہے کہ ایسے بدترے دشمن اور بدزبان کو اتنا راستباز یقین فرمایا۔ آہ! حضرت خلیفۃ المسیح کی اس تحریر کے بعد جو احمدی زمیندار کی تحریروں کو مغالطہ کھانے کے لئے پڑھینگے وہ سخت غلطی کھائیں گے۔ اگرچہ اس خط کے اقتباس کے بعد کسی اور اصلاح کی ضرورت نہ تھی تاہم میں نے دیکھا کہ عام لوگ مغالطہ کھا رہے ہیں اسلئے میں نے حضرت خلیفۃ المسیح سے استصواب کیا اور وہ خط اور آپ کا جواب درج ذیل ہے امید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دردِ دل اور اخلاص سے نکلی ہوئی باتوں پر احمدی قوم توجہ کرے گی اور اپنے مطاع اور امام کی تحریر کے بعد کسی دیرینہ دشمن کی بات کو گوز شتر سے بڑھ کر وقعت نہ دے گی۔ یعقوب علی۔ ایڈیٹر الحکم۔ قادیان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیدی ایدک اللہ بنصرہ العزیز۔ حضور نے جو تقریریں لاہور میں فرمائی تھیں وہ میں نے صاف کر کے حضور کو بغرض اصلاح دیں اور حضور کی اصلاح کے بعد الحکم میں نے شائع کر دیا لیکن اب یہ غلط فہمی پھیلائی جا رہی ہے جس کا اثر اخبار کی وقعت پر پڑتا ہے کہ نعوذ باللہ وہ تقریریں میں نے خود آپ پر افترا کی ہیں اسکی تردید کی ضرورت ہے میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ حضور چند الفاظ اس کے متعلق لکھ دیں تاکہ میں ان کو شائع کر دوں۔ خاکسار یعقوب علی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا جواب: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہت سارے نکمے لوگ جن کو اپنی اصلاح کی فکر نہیں یا کم ہے وہ اپنے لغو یا نفسانی اغراض سے اعراض اور توبہ کریں اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے۔ قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون فحلیکم انفسکم کس قدر مومن کے لئے کام ہیں اسکو فرصت میں نہ ہونا چاہیئے تھا میں نے چند الفاظ میں للہ و فی اللہ و باللہ۔ چند لوگوں کے سامنے انکی بھلائی کے لئے کچھ سمجھایا اگر میں نے بھلا کہا تو اس پر عمل کرتے۔ ورنہ کالائے بدریش خاوند۔ اس کو ترک کر دیتے۔ ہر روز ڈاک میں اس تقریر پر سوال ہوتے ہیں خطوط آتے ہیں مجھے تعجب آتا ہے کہ مسلمانوں کو فرصت کیسے ملگئی۔ میں نے الحکم کو پڑھا ہے یعقوب علی ایڈیٹر اسمیں افترا سے مبرا ہے۔ والسلام نورالدین

وہ یہ ہے

کہ قرآن کریم کو پڑھو۔ سنو۔ سمجھو۔ اور اسپر عمل کرو

میں شاید اور کہتا۔ بر اصل بات یہی ہے جو میں کہہ چکا۔ دنیا میں میںنے دیکھا ہے کہ لیکچرار اپنے اپنے لیکچروں کو کئی قسم میں تقسیم کر دیتے ہیں ان لاکھوں قسموں میں سے ایک حصہ میں نے بھی چن لیا ہے میرا جی یہی چاہتا ہے کہ اپنے گھر کے لوگوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور متعلقین میں اسی کا وعظ کہوں اور کہتا رہوں کہ

قرآن کریم پڑھو۔ قرآن کریم پڑھو اور اسپر عمل کرو

اللہ کریم تم سب کو توفیق دیوے ۔ فقط ؛

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بخیریت ہیں تمام درس روزانہ ہوتے ہیں ۔ اہلبیت حضرت مسیح موعود میں ہمہ وجوہ خیریت ہے ۔ حضرت میر صاحب کا یہ حال ہے کہ دو روز قادیان اور چار روز باہر برائے وصولی چندہ ۔ میاں محمد حسن صاحب باہر گاؤں میں چندے وصول کرتے پھرتے ہیں۔ مدارس تعلیم الاسلام و احمدیہ ۳۔ اگست کو بند ہونے والے ہیں ۔ ہمارے مکرم شیخ غلام احمد صاحب نومسلم واعظ کو اللہ تعالےٰ نے ۲۰ جولائی کی صبح کو فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے صالح ہو اور عمر دراز ۔ صاحبزادگان عبدالحی و عبدالسلام ہمراہ شیخ تیمور صاحب ایم اے سیر کے واسطے کشمیر تشریف لے گئے ہیں ۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہ میں باقاعدہ انجمن احمدیہ بنائی گئی۔ چودہری غلام محمد صاحب پریزیڈنٹ و مولوی محمد ابراہیم صاحب سکرٹری مقرر ہوئے۔

اخبار عالم پر ایک نظر

حیدرآباد دکن کے مہاراجہ کرشن پرشاد کے چھ ماہ کی رخصت حاصل کرنے پر وہاں کے لائق نوجوان سر سالارجنگ ثالث وزیر اعظم مقرر ہوئے ۔ امید ہے یہ تقرر سلطنت کے واسطے موجب برکت ہو ۔ مسٹر مانٹیگو نائب وزیر ہند ہند کی سیر کو آتے ہیں ۔ خوست کے حاکم شاہ خاصی دوست محمد خاں مقرر ہوئے مگر منگال قوم تاحال تابع امیر نہیں ہوئی مسلم یونیورسٹی کا حلقہ تاثیر علی گڈھ پر اور ہندو کا بنارس کے شہر پر محدود رہے گا۔ فی الحال اس کو شکریہ کے ساتھ قبول کرنا چاہیئے۔ اور زیادہ کے واسطے پھر کوشش ۔ پیرو اور کانگو

میں فرنگی حکام دیسیوں پر سخت ظلم کرتے ہیں۔ برٹش فیصل نے اس کا راز کھولا ہے۔ انجیلی اخلاق کی برکت ؟ اخبار بھارت لکھتا ہے منو سمرتی بحالت موجودہ منو کی تصنیف نہیں اس میں بہت کچھ رل مل گیا ہے جو منو نے نہ لکھا تھا خوب مگر بعد کی کتابوں کا یہ حال ہے تو ویدوں کے اصلی حالت پر قائم رہنے کا کیا ثبوت ہے ؟ آجکل یہ کوشش کی جا رہی ہے اور اخباروں میں شور مچایا جا رہا ہے اور بعض جگہ کامیابی بھی ہوئی ہے کہ فاحشہ عورتوں کو بازاروں سے نکالکر ایک خاص محلہ میں جمع کیا جاوے۔ بازاروں سے نکالنے کی بات عمدہ ہے مگر خاص محلہ میں جمع کرنے کی تجویز ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ جو بات کسی مذہب میں بھی جائز نہیں۔ تعجب ہے کہ اس کے خلاف جو کوشش کی جاتی ہے اس میں ایسی کمزوری ہو ۔ مسٹر بی این رتن سات وظیفے فی اڑھائی سو روپیہ سال کے ان پنجابیوں کو دینا چاہتے ہیں جو ہنر سیکھنے غیر ممالک کو جاویں ۔ لاہور میں اب بجلی کی روشنی کا کارخانہ بنایا گیا مبارک ہو۔ وہاں روغنی روشنی کا بھی ایک کارخانہ جاری کیا جا چکا ہے جو ریلوے روڈ پر احمدیہ بلڈنگس میں ہے ۔ راجپوت گزٹ شاکی ہے کہ راجپوتوں کا کوئی لیڈر نہیں۔ پھر بڑے بڑے راجے مہاراجے راجپوت کہاں ہیں ؟ ایسی ہتک ، بزرگان قوم کی کیوں ؟ گوشت خوار قومیں جانوروں کو مختلف طرح ہلاک کرتی ہیں۔ موسوی اور اسلامی طریق کا نام ذبح یا ہمارے ملک میں حلال ہے یہ مذہبی حکم ہے اس کے بالمقابل ہندو ہلاکت کے طریق جھٹکہ کو پسند کرتے ہیں۔ حلال اور جھٹکہ پر عموماً ہندو مسلمانوں میں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں اور اخبارو میں اسپر مضامین لکھے جاتے ہیں مگر یہ جھگڑا بے سود ہے اگر اہل ہنود اپنی مستند مذہبی کتب میں سے جھٹکا ثابت کردیں تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان کے مذہبی احساس کا لحاظ رکھیں ہماری رائے میں یہ مسئلہ بڑے ودوان ویدوانوں کے ذریعہ سے طے کرانا چاہیئے۔ کیونکہ ویدوں کو ہمہ دان بتایا جاتا ہے ضرور ہے کہ اس میں یہ مسئلہ حل کیا گیا ہو کہ جانور کا گوشت کھانے کے لیئے اس کو ہلاک کس طرح کیا جاوے ۔ طرابلس میں ۱۵ جولائی کو چھ گھنٹے سخت جنگ ہوئی ترک پسپا ہوئے

پروفیسر ریگ صاحب

کے نام سے احمدی احباب واقف ہیں وہ آجکل نیوزیلینڈ میں اپنے تازہ خط میں یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ تمام احمدی برادران کی خدمت میں ان کا سلام پہنچایا جاوے

درخواست جنازہ ۔ میاں محمد بخش صاحب احمدی ساکن جھنڈانوالی ضلع گجرانوالہ فوت ہوگئے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

لعال الدین ضلع گجرات کے کسی گاؤں سے اپنی والدہ مرحومہ بی بی رانی کے واسطے احباب سے درخواست دعا جنازہ کرتا ہے

تصحیح ۱۸۔ جولائی ۱۲ء کے بدر صفحہ ۸ پر کتاب جنگ طرابلس عرف خون ناحق پر جو ریویو درج ہوا ہے اس میں کتاب کی قیمت لاعلمی کیوجہ سے غلط لکھی گئی۔ ناظرین قسم اول مجلد کی قیمت ۱۲/ غیر مجلد کی ۸/ قسم دوم مجلد کی ۸/ غیر مجلد کی ۳/ تصور فرماویں ۔ خاکسار محمد انوار ہاشمی) از کمیپ میرٹھ۔

بیعت میاں الٰہ بخش صاحب احمدی ولد میاں محمد صاحب قوم ہرل گھسیانہ سے اپنے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خبر احباب کو بذریعہ اخبار جلد پہنچانا چاہتے ہیں لہذا درج اخبار ہوا۔

گوشتخوری و گاؤکشی مصنفہ مولوی مشتاق احمد صاحب چرتھاولی قیمت ۲ پائی فی نسخہ۔ گوشت کو انسان کی فطرتی خوراک ثابت کیا گیا اور گاؤکشی کے خلاف اپیل کرنیوالوں کو دندان شکن جواب دیا ہے ۔ ملنے کا پتہ۔ مولوی اشفاق احمد صاحب بازار تیلی واڑہ دہلی متصل اونچی مسجد۔

سرسید کا اسلام مصنفہ مولوی مشتاق احمد صاحب چرتھاولی۔ اس کتاب میں سرسید کے اس قسم کے عقائد کا ذکر ہے کہ مثلاً وہ فرشتوں اور شیطان کا علیحدہ وجود نہ مانتے تھے اور ہر قسم عقائد کے رکھنے سے سرسید کو کبھی انکار نہ تھا اس کتاب میں ان عقائد کا رد بدلائل نقلی دیا گیا ہے۔ مصنف نے بہت محنت اٹھائی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۲/ ملنے کا پتہ۔ مولوی اشفاق احمد صاحب بازار تیلی واڑہ متصل اونچی مسجد۔

کالج کا اسلام اس کتاب میں دکھایا گیا ہے کہ علیگڈھ کالج کی تعلیم دینیات اور مذہبی پابندی کہاں تک ہوتی ہے اسمیں شک نہیں کہ کالج کے بعض اراکین ہمارے مشاہدہ میں بھی آئے ہیں کہ وہ مذہبی پابندی نہیں رکھتے لیکن ہمارے خیال میں جو کچھ اس کتاب میں لکھا گیا ہے اسمیں جو کچھ سچ بھی ہے ...

نظم

جو سید مسعود شاہ صاحب نے مسجد احمدیہ کے سنگ بنیاد کے جلسہ پر پڑھی

اگر یاد الٰہی میں ہمارے دل تسلی ہونگے
یقیں ہے یہ کہ مقبول ... ہیں ہم ہونگے

ہر ایک [illegible] کلمہ ... ہو
اگر پہنچے کرم سے ... العالمیں ہونگے

اسی درگاہ میں رو رو کے دعائیں مانگتے جاؤ
یقیں رکھو تمہارے دل کبھی ... ہونگے

اگر بیٹھے رہوگے صدق دل سے تم اسی پر
کبھی الطاف حق تم پر ... ہونگے

کروگے فکر گر اخلاق کے اپنے سنوارنے کی
چلن ہونگے تمہارے ... ہونگے

کبھی بہتا ہوا دریا نظر آئے گا قطروں کا
کبھی بوئے ہوئے دانوں کے خرمن ... ہونگے

کبھی دعوت کریگی چیونٹی حضرت سلیماں کی
کبھی جنگل ... کے پھول ... چمن ہونگے

اگر بیٹھوگے تم ملکر تو بن جائیگی اک محفل تو
یہ رشتے ریشوں کے ... حبل المتیں ہونگے

سمجھ لوگے برائی پر اگر نیکی کو تم بہتر
تو پانی صاف ہوجائیگا ریزہ ... ہونگے

اگر بڑھ بڑھ کے دکھلاؤگے تم نیکی کر زمانے کو
تو پھر حق میں تمہارے نعرہ ہائے آفریں ہونگے

اگر برعکس اس کے نیک رستہ چھوڑ دوگے تم
ذرا نعرہ ہائے آفریں ... ہونگے

مددگار و معین اللہ کو گر تم سمجھ لوگے
تمہارے خرمن اعمال کے سب خوشہ ... ہونگے

برا کہنا کسی کو آپ پر دھبہ لگانا ہے
تمہارے ایک تل سے دل کبھی اندر ... ہونگے

نظر میں پر خدا کی ہے پسند اہل عالم میں
وہی پھر ... ہونگے وہی سب سے حسیں ہونگے

اگر اس یار نے ترچھی نگاہوں سے نہیں دیکھا
تو پھر آنکھوں کے تارے تمہارے ... ہونگے

جھگڑتے میں گھروں میں جو ہمیشہ چھوٹی باتوں پر
تو دیں کے فیصلے اُنسے ہُوا ثابت نہیں ہونگے

بدولی دوست گر بنجاؤگے تم نے سمجھ لینا
کہ اک دن تم کہیں ہونگے تمہارے وہ کہیں ہونگے

کبھی اُس طرح کامیابی کا مسلمانوں دیکھوگے
اگر دل میں تمہارے اس طرح سے بغض و کیں ہونگے

جنھیں ہر روز تم ہو دیکھتے قبروں میں لیٹے ہیں
کبھی قبضہ میں انکے ہند اور جاپان و چیں ہونگے

نظر ہر روز جو ہیں لکڑیاں جلتی نظر آتیں
گلستاں میں کبھی پودے ہرے برسر زمیں ہونگے

گدا اگر آج جو پھرتے ہیں ہر اک در صدا کرتے
زمین و آسماں انکے کبھی زیر نگیں ہونگے

یہ دنیا اک سرا ہے تو سنبھل کر بیٹھ اے غافل
جدھر جائیگا آخر کوچ نقاری دمیں ہونگے

کرو جو آج کرنا ہے کہ آخر کل کو مرنا ہے
اگر ہیں آج ہم زندہ تو کل دن کو نہیں ہونگے

گئے مقبول ہوکر جو خدا کے میکدے میں میں
وہ بھر بھر کر اڑاتے جام آب آتشیں ہونگے

جنھوں نے جان کردی خرچ ہی عشق الٰہی میں
ہوئے وہ سرخرو اور فائز خلد بریں ہونگے

جنھوں نے مسخری سمجھا خدا کا ذکر دنیا میں
تو مطلق شک نہیں ہمیں کہ آخر خاسریں ہونگے

رسول اللہ کا مسعود گر دامن پکڑ لیگا
ترے اشعار شیریں میں مثال انگبیں ہونگے

المنطبہ | ایک سیدہ خاتون کے واسطے ایک نوجوان کی جو مشہدی سادات میں سے ہو تلاش ہے - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ؛

مبارک

حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب امتحان ایف - اے میں کامیاب ہوگئے ہیں اللہ تعالے ان کے لئے یہ کامیابی بابرکت اور اپنی رضا مندی کے حصول کا ذریعہ بنائے - برادرم عبد الرحیم پسر مولوی غلام حسین صاحب پشاوری بمعہ دیگر پشاور کے احمدی اُمیدواروں کے ایف اے میں کامیاب ہوئے ہیں خدا مبارک کرے ؛

ضرورت موذن

مسجد احمدیہ کپورتھلہ کے واسطے ایک موذن کی ضرورت ہے - درخواستیں آنی بنام منشی حبیب الرحمٰن صاحب بمقام حاجی پورہ - متصل پھگواڑہ ضلع جالندھر

وفد احمدیہ در دکن

جیسا کہ پچھلے اخبار میں لکھا جاچکا ہے خواجہ صاحب کے ہمراہ ایک وفد دکن کو جاتا ہے جس کے مقاصد میں یہ امر بھی داخل ہے کہ عمارت مدرسہ کے واسطے چندہ فراہم کیا جاوے جماعت دکن کو چاہیئے کہ اس وفد کو خیر مقدم کہنے اور اسکی تحریک پر چندہ (نقد) جمع کرنے کے واسطے طیار رہے - چونکہ خواجہ صاحب عام طور پر سب مسلمانوں میں تقریریں کرینگے اس واسطے دکن جیسے متمول علاقہ سے ایک لاکھ روپیہ کا فراہم ہوجانا کوئی بڑی بات نہیں احباب دکن کو خیال کرنا چاہیئے کہ جماعت پنجاب پر جس طرح آئے دن چندوں کے بوجھ ہیں اس طرح ان پر نہیں اور یہ پہلی دفعہ ہے کہ کوئی وفد احمدیوں کا اس طرف جاتا ہے اور وفد بھی وہ جس کے ممبر دو دو ایک ایک ہزار روپیہ دے چکے ہیں ؛

سفر جموں

جیسا کہ کسی پچھلے اخبار سے ناظرین کو معلوم ہوچکا ہے - جماعت احمدیہ جموں کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح نے عاجز کو بہمراہی شیخ غلام احمد صاحب نومسلم احمدی واعظ مسجد احمدیہ جموں کی خشت بنیاد رکھنے کے لئے جموں بھیجا تھا - میں اور شیخ صاحب بعد استخارہ مسنونہ دعا ۶ جولائی ۱۹۱۳ء یوم شنبہ کی صبح کو قادیان سے چلکر اُسی دن شام کو جموں پہنچے - اتوار کی صبح کو ایک جلسہ اسی زمین پر ہُوا جہاں مسجد بننے والی ہے پہلے مولوی سید مسعود شاہ صاحب نے ایک با موقعہ دلچسپ نظم پڑھی شیخ صاحب نے ایک وعظ کیا - جس میں مسلمانوں کی موجودہ حالت اور ان کے تعصب اور روحانی افلاس کا ایسا نقشہ کھینچا کہ سب کو اقرار کرنا پڑا کہ شیخ صاحب جو کہتے ہیں سچ کہتے ہیں اسکے بعد عاجز نے ایک مختصر تقریر میں مسجد کی ضرورت - توحید اور عبادت الٰہی کا ذکر کرکے دُعا کرتے ہوئے خشت بنیاد رکھی اور میرے ساتھ شیخ صاحب موصوف اور خواجہ نور الدین صاحب بھی دُعا کرکے بنیاد میں اینٹیں رکھنے کے کام میں شامل ہوئے - اسی شام کو تمام برادران ایک جگہ جمع ہوئے جہاں انجمن احمدیہ کے انتظام کو مستحکم کیا گیا اور عہدہ داران کا انتخاب ہُوا - دوسرے دن ایک پبلک لکچر شام کے چھ بجے بصدارت شیخ غلام احمد صاحب میں نے دیا - یہ لکچر صاحبزادہ خواجہ کرم داد صاحب کے مکان المعروف بہ حویلی گروانہ صاحب میں ہُوا اور لیکچر کا مضمون نجات پر تھا چونکہ میرا یہ لیکچر اور پہلی تقریر ایک ہی مضمون رکھتی تھی اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے کہ ہر دو کو ملاکر ایک تقریر ترتیب دے کر انشاء اللہ رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا جاوے گا و ما توفیقی اِلّا باللّٰہ -

جموں میں جماعت کا شمار ۸۰ کے قریب ہے - جنمیں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں - خواجہ جمال الدین صاحب جو وہاں کے محکمہ تعلیم کے انسپکٹر ہیں ایک مرنج و مرنجان غیر متعصب افسر جن کی ذات سے سب کے حقوق محفوظ ہیں یہ صاحب انجمن احمدیہ کے سنبھالنے والے اور ان کے ممبروں کو تھامنے والے ہیں اللہ تعالے ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہو - شیخ علی محمد صاحب جو وہاں کے ایک بڑے تاجر ہیں اپنے دنیوی کاروبار کے سبب بہت کم فرصت ہیں جس صبح مسجد کے سنگ بنیاد کا جلسہ تھا اسی رات جلسہ سے قبل سیالکوٹ چلے گئے تھے اور وہاں سے کشمیر جانے کا

ارادہ رکھتے تھے خلیفہ نور الدین صاحب جو وہاں کی جماعت کے معلم اور امام اور قرآن شریف کے مدرس ہیں حضرت خلیفۃ المسیح کے قدیمی دوست اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سابقین اوّلین خدام میں سے ایک قابل قدر اور قابل عزت بزرگ ہیں۔ مولوی اللہ دتا صاحب جو خلیفہ صاحب کے قریبی رشتہ دار ہیں اور ان کے رنگ میں رنگین ہیں۔ سید مسعود شاہ صاحب جو اس انجمن کے سکرٹری ہیں ایک لائق مستعد اور فہیم نوجوان ہیں۔ سکرٹری کے کام کے واسطے بہت موزون ہیں انکی محنت اور توجہ جو وہ سلسلہ کے واسطے کرتے ہیں قابل شکریہ ہے۔ برادرم مفتی فضل احمد صاحب میرے قریبی رشتہ دار مدرسہ ریاست میں مدرس ہیں منشی نواب خان صاحب جو اب اسسٹنٹ سکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔ سید محمد شاہ صاحب ایک قدیمی احمدی جو انجمن کے امین ہیں۔ شیخ خدا بخش صاحب۔ صاحبزادہ خواجہ کرم داد صاحب اور خواجہ صاحب کی اہلیہ (مریم بی بی) مشہور واعظ جن کی قرآن خوانی اور وعظ گوئی کا نمونہ دیکھ کر میں حیران ہوا اللہ تعالےٰ اس لائق عورت کو تقوے۔ اخلاص اور صدق میں نمایاں ترقی دے کر اسے توفیق دے کہ تمام شہروں اور دیہاتوں میں وہ عورتوں کے واسطے پُر تاثیر وعظ کرتی پھرے اور ہر جگہ نیک نمونے قائم کرے۔ مستری رحمت اللہ صاحب۔ مستری شہاب دین صاحب۔ مستری امام الدین صاحب۔ مستری یعقوب علی صاحب۔ مستری نظام الدین صاحب۔ مستری عبد اللہ صاحب مستری کریم بخش صاحب۔ مستری عمرا خاں صاحب۔ جعفر خاں صاحب قاضی نذیر حسین صاحب۔ خلیفہ علم الدین صاحب منشی محمد علی صاحب۔ مستری فیض احمد صاحب۔ عزیز عبد الرحیم۔ عزیز فتح محمد صادق صاحب۔

عطیہ سری مہاراجہ صاحب اس جگہ اس امر کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ جس مکان میں میرا لکچر ہوا تھا اور جو حویلی گردانہ صاحب کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مکان سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست جموں و کشمیر نے صاحبزادہ کرم داد صاحب احمدی کے والد بزرگوار کو نسلاً بعد نسلاً کے لئے عطا کر دیا تھا۔ اور آج کل خواجہ صاحب موصوف کے قبضہ میں ہے خواجہ صاحب نے بہت محنت کے ساتھ اس کے اندر ایک باغیچہ بھی طیار کیا ہے اور کچھ حصہ مکان کا خود بھی بنایا ہے اور بہت سی محنت اور روپیہ اس مکان کی درستگی اور مرمت پر بھی خرچ کیا ہے۔ ہم ذیل میں اس حویلی کے متعلق سری مہاراجہ صاحب کے ارشاد کی نقول درج کرتے ہیں:۔

(۱) صاحبزادہ کرم داد احمدی

نقل ارشاد

از پیشگاہ سرکار والا۔ صحیح بحروف ڈوگرہ

۵ / ۱۲ / ۴۲ ۔ سندات

باعث تحریر آنکہ۔

آنکہ مکان سرکاری المعروف گردانہ صاحب والا واقعہ محلہ دروازہ شیران ملکیت سرکار والا است در وجہ صاحبزادہ خلف مخدوم محمد قاسم صاحب کہ از خاندان غوث بہاول حق صاحب چلیانی اند۔ بجمیع حقوق برائے دوام عطاء فرمودہ نقشہ مکان مذکور علیحدہ شامل خواہد بود و صاحبزادہ صاحب و جانشینان آنہا را ہماں حقوق نسلاً بعد نسلاً خواہد ماند کہ از مکان مذکور صرف جزو مکان کہ دراں کاکا برہمن بود و باش و قبضہ مے دارد علیحدہ داشتہ شود باقی تمام مکان مذکور بصاحبزادہ صاحب موصوف جی عطا گردید۔ لہٰذا پٹہ نوشتہ دادہ شد کہ سند گردد تحریر ۱۲ جیٹھ سمت ۱۹۵۵

ملاحظہ شد۔ سکرٹری صاحب فارن آفس

(۲) نقل مطابق اصل

ریزولیوشن ۶ مورخہ ۱۱ رجون ۱۸۹۸ء بدستخط انگریزی سکرٹری اسسٹنٹ کونسل (نمبر ۶) چٹھی ڈیمی آفیشل سرکار والا مورخہ ۲۰ مارچ ۱۸۹۸ء بدیں مضمون پیش ہوئی کہ منشیر مال صاحب مکان سرکاری موسومہ مکان کرنل گردانہ صاحب واقعہ جموں صاحبزادہ صاحب خلف مخدوم محمد قاسم کے حق میں بطور ہبہ انتقال کر دئے جانے کا انتظام کریں بہ تعمیل قواعد جدید صاحب منشیر مال نے رزیڈنٹ صاحب بہادر کشمیر سے اس معاملہ میں حصول رائے استصواب فرمایا ہے نیز خط و کتابت ذیل پیش ہوئی ۱ چٹھی ڈیمی آفیشل معتمد اعلےٰ صاحب مورخہ ۹۔ اپریل ۱۸۹۸ء بدیں اطلاع کہ مکان مذکور کے انتقال مجوزہ کے بارے میں سٹیٹ کونسل کی رائے معلوم کرنے کے بعد صاحب رزیڈنٹ بہادر اپنی رائے ظاہر کرنا چاہتے ہیں ۲ چٹھی ڈیمی آفیشل صاحب منشیر مال نمبری ۱۲۴ مورخہ ۸۔ اپریل ۱۸۹۸ء موسومہ معتمد اعلےٰ صاحب بدیں اطلاع کہ اگر اس ہبہ سے آیندہ کے واسطے نظیر قائم نہ ہو جاوے تو سٹیٹ کونسل کو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ۳ چٹھی ڈیمی آفیشل معتمد اعلےٰ صاحب نمبری ۲۶ مورخہ ۱۲۔ مئی ۱۸۹۸ء بدیں اطلاع کہ حسب خواہش سرکار والا ممبران کونسل صاحب رزیڈنٹ بہادر کو بدیں شرط انتقال مکان مذکور میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کہ حسب تحریر کونسل اس ہبہ کو بطور نظیر خیال نہیں کیا جاوے گا۔

کونسل عالیہ سے بالاتفاق تجویز ہوئی کہ انتقال منظور ہے لیکن صاف طور پر واضح رہے کہ اس سے کوئی نظیر قائم نہیں ہوگی۔

ہمنے نہایت تعجب سے یہ افواہ جموں میں سنی ہے کہ بعض لوگ اس امر کے درپے ہیں کہ وہ صاحبزادہ صاحب موصوف سے حویلی واپس کرالیویں یا کسی اور شخص یا انجمن وغیرہ کا اس میں حصہ شامل کرا دیویں یہ تو ایک ادنےٰ آدمی کا کام بھی نہیں کہ کسی آدمی کو ایک شے عطاء کر کے پھر واپس کر لیوے حیرانی ہے کہ کوئی یہ خیال کرے کہ ایک بادشاہ اور اسکی کونسل باضابطہ دوامی ہبہ نامہ کر کے پھر اس کو واپس لے یا کسی دوسرے کو اس میں شامل کرے۔ میری رائے میں ایسے افواہ کنندوں کو سزا دینی چاہیئے جو اپنے مہاراج اور اس کی معزز کونسل کی اس طرح ہتک کرتے ہیں یہ تو ایک چھوٹا سا مکان ہے۔ بادشاہ تو ملک اور جاگیریں بخش دیتے ہیں اور پھر کبھی اس کی طرف دیکھتے ہی نہیں

میرے دوست کے لئے دُعا کرو جموں کے احباب کا اوپر ذکر ہوا مگر میرے ایک مرحوم دوست کا ذکر رہ گیا ہے جو میرے ہم نام تھے۔ اعنی مولوی فاضل محمد صادق صاحب پروفیسر سٹیٹ کالج مرحوم میرے قدیمی دوست ایک مخلص احمدی تھے۔ میں نے ان کی قبر پر جاکر ان کے لئے دعا کی اور احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی میرے دوست کے واسطے دعائے مغفرت کریں۔

سیالکوٹ واپسی پر ہم چند گھنٹے کے لئے سیالکوٹ میں اپنے مکرم دوست منشی محمد دین صاحب اپیل نویس کی عیادت کے واسطے ٹھہرے۔ احباب سے درخواست ہے کہ منشی صاحب موصوف کے واسطے درد دل کے ساتھ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انھیں شفاء عطا کرے۔

بروز بدھ ۱۰۔ جولائی کی شام کو ہم واپس بخیریت داخل دار الامان ہوئے۔

فالحمد للہ علےٰ ذالک

خریداران بدر

براہ مہربانی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمادیں کیونکہ بغیر نمبر کے نام کی تلاش میں بڑی دقت ہوتی ہے اور اوقات ضائع ہوتی ہے

اَصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ ۱۲/۵

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اِس اثناءمیں بہت سے لوگوں نے اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہُوا ہے آپنے اس سُرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید ہے۔ یہ سُرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند امراض چشم کے لئے مفید ہے قیمت سرمہ اوّل فی تولہ ۶/۔ قسم دوم ۸/۔ قسم سوم ۴/۔ اصلی ممیرا کی اصلی قیمت ۵ روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اسکی رعایتی قیمت ۱/ فی تولہ کردی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کردیا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔

یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دُکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے - احمدؐ نور

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم ورياح دافع بواسیر وجذام و استسقاء وزردی رنگ و تنگی نفس و دق وشیخوخیت فساد بلغم وقاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ وسلسل البول وسیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ ۱۲/

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ اور سفید ہاشی ریشمی اور سوتی لُسری صاف سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر - احمدؐ نور - کابلی مہاجر سوداگر قادیان (گورداسپور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ۱/۵

اَصلی عرق کافور دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴/ محصول ۵/

عرق پودینہ یہ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق تیار کیا گیا ہے اس کا رنگ بھی پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہاء کا کم ہونا۔ ریاح کی سب علامتیں دُور ہوجاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸/ محصول ۵/

کتاب چشمۂ زندگی پر اہل مُلک کی متفقہ آواز ۱/۳

جناب خلیفۃ المسیح حضرۃ مولوی نورالدین صاحب

تحریر فرماتے ہیں جناب کی تصنیف چشمۂ زندگی کو مینے دلچسپی سے پڑھا۔ فزیکل کانگریس کے بعد یہی دوسری کتاب ہے جو اپنے مضمون میں مجھے پسند آئی ہے۔ مہتہ سیتارام دت کویرنجن صدر بازار راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے مفصل دیکھو بدر ۹ مارچ ۱۹۱۲ء

خاں بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر سردار خاں بابا خاں صاحب پشاور چشمۂ زندگی واقعی چشمہ زندگی ہے پبلک کے واسطے ایک عجیب و غریب نعمت ہے جس کی قدر بہت ضروری ہے ؁

مشہور علامہ جناب مولوی مہر علیشاہ صاحب گولڑہ

سے رقم فرماتے ہیں آپکی کتاب چشمہ زندگی واقعی اسم بامسمیٰ ہے رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہایت ہی ضروری اور مفید ہے جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عطا فرماکر نعم الرفیق و حبذ الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا۔ حمد بیحد اور ثناء بے عد اسی وحدہ لاشریک کے شایاں ہے جس نے منفعت عامہ کے لئے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو ناصح خلق و خیر خواہ قرار دیا۔ خوش نصیب ہوگا وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب و قابل قدر ہدایات سے لیا۔ نوٹ۔ عدم گنجائش مانع طوالت ہے

ہندوستان کی ایک غیر معمولی شخصیت

حاذق الملک بہادر حکیم اجمل خاں صاحب رئیس اعظم دہلی میںنے چشمۂ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ہوگی لائق مؤلف نے اسکے جمع کرنے میں خاص طور پر محنت کی ہے۔

آریہ سماج میں ایک خاص شخصیت رکھنے والے لالہ ہنسراج صاحب بی اے سابق پرنسپل دیانند کالج۔ فی الواقعہ آپکی کتاب میں بہت سی مفید باتیں ہیں۔

آنریبل خاں بہادر سیٹھ ماموں جی مجسٹریٹ راولپنڈی فرماتے ہیں کہ اُردو علم ادب میں کتاب چشمۂ زندگی قابل قدر اضافہ ہے ؁

نوٹ: یہ کتاب (۳۵۰) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین $\frac{18 \times 22}{8}$ سائز عمدہ لکھائی چھپوائی اور کاغذ کی ہے قیمت فی جلد ۱/۲ محصول ۳/ دو جلد پر محصول معاف؁

فہرست مضامین مختصراً - منی کی پیدائش جائے رہائش باتصویر رنگین۔ مشرح۔ خطرناک آگ تیز زہر۔ زنانہ تناسلی اعضاء کی بالتصویر رنگین مشرح۔ منی اور رج (حیض) کے متعلق دلچسپ جدید مغربی دریافت۔ ویدک و یونانی خیالات۔ شادی کے متعلق ویدک مغربی اور اسلامی خیالات۔ حمل بالتشریح۔ مکمل ہدایات قابل دید۔ حاملہ زچہ بچہ کے متعلق مفصلاً عام جسمانی اعضاء کی باتصویر رنگین مختصراً۔ ذرائع صحت۔ اسباب الامراض۔ ویدک اصول صحت۔ اصول علاج اصول تشخیص بیانی سے تمام امراض کا علاج باتصویر۔ مشرح مدلل۔ خواص الاشیاء بمعہ مرکبات۔ امراض منی کا مکمل علاج بمعہ نسخہ جات وغیرہ وغیرہ ؁

پتہ: سیتارام دت ویدیہ کویرنجن آدتیہ اشدھالیہ صدر بازار راولپنڈی